سبق نمبر 1

ہجرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلّم

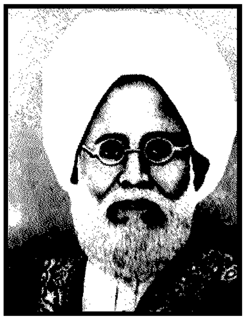

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

تصنیف کا نام : سیرۃ النبیؐ

تعارف:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ 1857ء میں قصبہ بندول، ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا۔مولانا شبلی نے کچھ عرصہ وکالت کی پھر علی گڑھ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہوگئے۔وہاں انھیں سرسّید، حالی، محسن الملک اور آرنلڈ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔1892ء میں آرنلڈ کے ساتھ شبلی نے مصر، شام قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔لکھنؤ میں ''ندوۃ العلما'' کا قیام آپ کی کوشش سے ہوا۔اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انھوں نے ایک عظیم ادارہ ''دارالمصنّفین'' قائم کیا جو آج بھی کام کر رہا ہے۔آپ کی وفات 1914ء میں ہوئی۔

نثری خوبیاں:۔

شبلی شاعر بھی تھے،لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر اُن کی نثر پر ہے۔ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔شبلی نے اگرچہ مختلف موضوعات مثلاً: تاریخ،تنقید،سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد،تصوف اور سیاست پر قلم اٹھایا مگر ان کے طرزِ اظہار میں ادبیت کی شان موجود ہے۔جوشِ بیان، ایجاز واختصار، روانی و برجستگی، محققانہ انداز، غنائیت اور شعریت ان کے اسلوبِ بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

تصانیف:۔

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔اہم تصانیف میں: شعرالعجم، الفاروقؓ، المامون، سیرۃ النعمان، الغزالی، سوانحِ مولانا روم، سفرنامہ روم ومصروشام، اور سیرۃ النبیؐ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابتدائے واقعہ	واقعے کا آغاز	اجلاسِ عام	عام جلسہ
اختصار پسندی	اختصار سے کام لینا، بات کو مختصر کرنا	بوسہ گاہِ خلائق	مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔
ترکش	تیردان، تیر رکھنے کی جگہ	تکبیر	اللہ اکبر کہنا
جلاوطن کرنا	وطن سے نکالنا	چشمِ انتظار	انتظار کرنے والی آنکھ
حافظِ عالم	زمانے کی حفاظت کرنے والا	دارالامان	امن کی جگہ
دعوتِ حق	حق وصداقت کی دعوت، تبلیغِ دین	رائیں	رائے کی جمع، مشورے
عداوت	دشمنی	عزم	ارادہ
فال	شگون	فرشِ گل	پھولوں کا فرش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ	قرائن	اندازے، نشانیاں
گراں بہا	قیمتی	محاصرہ	گھیرا ڈالنا
محبوس	قیدی	معیوب	عیب والا، بُرا
نوخیز	نوجوان	وجودِ اقدس	مقدّس وجود
وحیِ الٰہی	اللہ کا پیغام جو نبیوں پر آتا ہے۔	ہدف	نشانہ
ہمہ تن	بھرپور توجہ سے	فاتحِ خیبر	حضرت علیؓ کو کہا جاتا ہے۔
تڑکے	صبح سویرے	فرزند	بیٹے
آستانہ	چوکھٹ، گھر	جھٹ پٹا	صبح وشام کا وقت جس میں تھوڑی سی تاریکی ہو۔

سبق کا خلاصہ

مولانا شبلی نعمانیؒ شاعر بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر اُن کی نثر پر ہے۔ ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس سبق میں مولانا نے تبلیغ اسلام کے لیے پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔

مکہ میں جب اہل کفار کا ظلم وستم مسلمانوں پر زیادہ ہوا تو آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا تو اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے اور اللہ کی طرف سے آپؐ کو بھی ہجرت کی اجازت مل گئی۔ ادھر قریش مکہ کو جب خبر ملی کہ مسلمان مدینہ میں طاقت پکڑ رہے ہیں تو اہل قریش خطرہ محسوس کرنے لگے اور نعوذ باللہ آپؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے لگے۔ تمام قبائل نے مل کر آپؐ کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ قبائل سے بدلہ نہ لیا جا سکے۔ کفار مکہ نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے کو کہا اور مکہ والوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آجانے کا حکم دیا۔

آپؐ اللہ کی مدد سے گھر سے نکلے اور کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔''

آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ غارِ ثور میں تین راتیں قیام فرمایا۔ اس دوران حضرت عبداللہؓ اور حضرت اسماءؓ مکہ والوں کی خبریں اور کھانا پہنچاتے رہے۔

مکہ والے آپؐ کی تلاش میں نکلے اور غارِ ثور کے دہانے تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ گھبرا گئے تو آپؐ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

مدینہ روانگی کے دوران سراقہ بن جعشم نے آپؐ کو دیکھ لیا اور گرفتار کرنے کے لیے آگے بڑھا تو گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ دوبارہ کوشش کی پھر ایسا ہی ہوا۔ سو اُونٹ انعام کے لالچ میں آگے بڑھا تو گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اس نے آپؐ سے معافی مانگی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔ دوسری طرف مدینہ کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ روز مدینہ سے باہر آ کر آپؐ کا انتظار کرتے اور شام کو لوٹ جاتے۔ ایک دن ایک یہودی نے قلعے سے آپؐ کو نشانیوں سے پہچان کر پکارا: ''اہل عرب! لو تم جس کا انتظار کرتے تھے، وہ آ گیا''۔ یہ سننا تھا کہ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

اہم اقتباسات اور سیاق وسباق کے حوالے سے ان کی تشریح

اقتباس 1 : اس بنا پر جنابِ امیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا''۔ یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جنابِ امیرؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپؐ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول ﷺ کا بسترِ خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گُل تھا۔

حوالۂ متن: یہ اقتباس سبق " **ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** " سے لیا گیا ہے جو کہ "**مولانا شبلی نعمانیؒ**" کی مشہور تصنیف "**سیرۃ النبیؐ**" سے ماخوذ ہے۔
(نوٹ: یہ چیز واضح کرلیں کہ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام لکھنے کو ہی "حوالۂ متن" کہا جاتا ہے یہ الگ سے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ درج بالا طریقے کے علاوہ ایک طریقہ یہ بھی ہے)

سبق کا عُنوان : ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ
فاتحِ خیبر	حضرت علیؓ کو کہا جاتا ہے۔

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے ابتدائی حصے سے لیا گیا ہے۔ اس سبق میں مولانا شبلی نعمانیؒ نے رسول پاکؐ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات اور تبلیغ اسلام میں پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔ کفار مکہ نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اللہ کی طرف سے آپؐ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا۔ تشریح طلب اقتباس کے بعد ذکر ہے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ تین راتیں غار ثور میں قیام کیا۔ سراقہ بن جعشم نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا اور آپؐ مدینہ پہنچ گئے جہاں بڑی شدت سے آپؐ کا انتظار ہو رہا تھا۔

اقتباس کی تشریح:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ تشریح طلب اقتباس میں مولانا نے تبلیغ اسلام کے دوران پیش آنے والی ابتدائی مشکلات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ قریش کو آپؐ سے حد درجے کی دشمنی تھی۔ وہ آپؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ کفار مکہ نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اہل عرب زنانہ مکان کے اندر داخل ہونا بُرا سمجھتے تھے اس لیے باہر ٹھہرے رہے۔ قریش کو آپؐ سے دشمنی بھی تھی مگر اس کے باوجود وہ لوگ آپؐ کی دیانت پر پورا اعتماد کرتے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ اس وقت بھی آپؐ کے پاس ان کا بہت سا سامان بطور امانت پڑا ہوا تھا۔ آپؐ کو اللہ کی طرف سے قریش کے ارادے کی خبر پہلے سے ہو چکی تھی اس لیے آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ میں آج ہی مدینہ روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر سو جانا اور صبح کے وقت سب کی امانتیں ان کے اصل مالکوں کو واپس کر دینا۔ یہ ایک سنگین اور خطرناک صورتحال تھی۔ حضرت علیؓ کو بھی علم تھا کہ قریش نے حضور ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ آج رات رسول ﷺ کا بستر قتل گاہ ہو گا لیکن حضرت علیؓ کو حضور ﷺ سے بہت محبت تھی۔ لیکن فاتح خیبر مراد حضرت علیؓ کے لیے وہ قتل گاہ پھولوں کی سیج تھی۔ حضرت علیؓ نے یہ فریضہ بغیر خوف کے انجام دیا۔

اقتباس 2:

صبح قریش کی آنکھیں کُھلیں، تو پلنگ پر آنحضرت ﷺ کی بجائے جناب امیرؓ تھے۔ ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر **محبوس** رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے **غار کے دہانے** تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑ جائے، تو ہم کو دیکھ لیں۔

سبق کا عُنوان : ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
محبوس	قید میں رکھنا
غار کے دہانے	غار کے منہ

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے درمیانی حصے سے لیا گیا ہے۔اس سبق میں مولانا شبلی نعمانیؒ نے رسول پاکؐ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات اور تبلیغ اسلام میں پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔اللہ کی طرف سے آپؐ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا۔تشریح طلب اقتباس سے پہلے ذکر ہے کہ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ جبل ثور کے غار میں پوشیدہ ہوگئے۔جہاں پر آپ نے تین راتیں قیام کیا۔ تشریح طلب اقتباس کے بعد ذکر ہے کہ سراقہ بن جعشم نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا اور آپؐ مدینہ پہنچ گئے جہاں بڑی شدت سے آپؐ کا انتظار ہو رہا تھا۔

اقتباس کی تشریح:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔تشریح طلب اقتباس میں مولانا شبلی نعمانیؒ ہجرت مدینہ کے دوران غارِ ثور میں پیش آنے والے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ جب حضور ﷺ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا تھا تو آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر امانتیں ان کے اصل مالکوں کو واپس دینے کا حکم دیا پھر آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں جا کر پوشیدہ ہو گئے اور وہاں تین دن تک قیام کیا۔اہل قریش جو آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکے تھے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔مگر صبح قریش والوں نے جب آپؐ کے بستر پر حضرت علیؓ کو پایا تو ظالموں نے آپؓ کو پکڑ کر حرم میں قید کر دیا۔اہل قریش کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔حضرت علیؓ کو تو تھوڑی دیر بعد چھوڑ دیا لیکن پھر حضور ﷺ کی تلاش میں نکل پڑے۔ظالم اہل قریش حضور ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے غارِ ثور کے منہ تک پہنچ گئے۔جب حضرت ابوبکرؓ نے ظالموں کے قدموں کی آواز سنی تو خوف زدہ ہو گئے اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اب دشمن ہمارے اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیں تو وہ ہم کو ضرور دیکھ لیں گے۔آپؐ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ توبہ:۴۰)

ترجمہ: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

مشق کے لیے طلبہ درج ذیل اہم اقتباسات کی تشریح کریں۔

اقتباس ۱: رسول پاک ﷺ سے قریش کو اس درجہ عداوت تھی، تاہم آپ ﷺ کی دیانت پر یہ اعتماد تھا کہ جس شخص کو کچھ مال یا اسباب امانت رکھنا ہوتا تھا، آپ ﷺ ہی کے پاس رکھتا تھا اس وقت آپ ﷺ کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔

اقتباس ۲: کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔آنحضرتؐ کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا اور فرمایا: ''مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔دونوں صاحب پہلے جبلِ ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے۔

اقتباس ۳: ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور حرم لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔پھر آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑ جائے، تو ہم کو دیکھ لیں۔

اقتباس ۴: اس وقت جب کہ دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں، حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا، لیکن خود وجود اقدس ﷺ جو اُن ستم گاروں کا حقیقی ہدف تھا، اپنے لیے حکم خدا کا منتظر تھا۔

کثیر الانتخابی سوالات

نمبر شمار	سوالات	D	C	B	A	درست آپشن
1	حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان......کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا:	یمن	طائف	مدینہ	مکہ	B
2	نبوت کا......سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے، تو وحی الٰہی کے مطابق۔آنحضرتؐ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔	پندرھواں	تیرھواں	دسواں	بارھواں	C
3	اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی......جمع تھیں۔	نعمتیں	کھجوریں	امانتیں	تلواریں	B

نمبر شمار	سوالات	D	C	B	A	درست آپشن
4	.......کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔	جناب عثمانؓ	جناب امیرؓ	جناب عمرؓ	جناب ابوبکرؓ	C
5	جبلِ ثور کے غار میں آپؐ نے راتیں گزاریں:	سات	پانچ	چار	تین	A
6	سبق ''ہجرت نبوی ﷺ'' کس تصنیف سے لیا گیا ہے؟	آبِ حیات	مقالات سرسید	ہجرت مدینہ	سیرۃ النبی ﷺ	A
7	کون گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں؟	حضرت خدیجہؓ	حضرت فاطمہؓ	حضرت اسماءؓ	حضرت عائشہؓ	B
8	..........سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔	حضرت ابوبکرؓ	حضرت علیؓ	حضرت زیدؓ	حضرت عمرؓ	D
9	حضرت ابوبکرؓ کے غلام کا نام تھا:	عامر بن زید	عامر بن فہیرہ	جشم	سراقہ	C
10	فرمان امن کس کے ٹکڑے پر لکھا گیا؟	شیشے	چمڑے	کپڑے	پتھر	C
11	ہجرت نبوی ﷺ کے مصنف کا نام ہے:	مولانا شبلی نعمانیؒ	مولانا حالیؔ	مولانا آزادؔ	سید سلیمان ندویؒ	D
12	"ندوۃ العلما" کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا؟	آگرہ	لاہور	دہلی	لکھنؤ	A
13	شعرالعجم کتنی جلدوں پر مشتمل ہے؟	چھ	پانچ	چار	تین	C
14	مولانا شبلی علی گڑھ میں ۔۔۔۔۔۔ کے اُستاد مقرر ہو گئے۔	فارسی	انگریزی	عربی	اُردو	D
15	مولانا شبلی نعمانی کا سن پیدائش ہے:	1887ء	1885ء	1858ء	1857ء	A
16	مولانا شبلی نعمانی کا سن وفات ہے:	1916ء	1914ء	1913ء	1906ء	C
17	اہل عرب..........مکان میں گھسنا معیوب سمجھتے تھے۔	مردانہ	کافرانہ	زنانہ	عاشقانہ	B
18	حضور ﷺ کی چادر اوڑھ کر ان کے پلنگ پر سو گئے۔	حضرت عثمانؓ	حضرت عمرؓ	حضرت علیؓ	حضرت ابوبکرؓ	B
19	ہجرت کے وقت غار ثور میں قیام کے دوران حضورؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تین دن تک صرف یہی غذا تھی۔	شہد	روٹی	دودھ	کھجور	B
20	فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ تھا۔	امن کا مرکز	کانٹوں کا بستر	فرشِ گل	ایک نعمت	B
21	حضرت محمد ﷺ نے کس سے فرمایا ''گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''	حضرت علیؓ	حضرت ابوبکرؓ	حضرت عمرؓ	حضرت عثمانؓ	C
22	دارالامان سے مُراد ہے۔	مکہ	مدینہ	طائف	یمن	C
23	فاتح خیبر سے مراد ہیں۔	حضرت ابوبکرؓ	حضرت علیؓ	حضرت عمرؓ	حضرت خالد بن ولیدؓ	C
24	مولانا شبلی نعمانی نے ایک عظیم ادارہ دارالمصنفین قائم کیا:	علی گڑھ میں	اعظم گڑھ میں	لکھنؤ میں	دہلی میں	C

مختصر سوالات کے جوابات

سوال 1: ہجرت نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہجرت نبوی ﷺ سے مراد وہ ہجرت ہے جو آپ ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال کے آغاز میں اللہ کے حکم سے مکہ سے مدینہ کی طرف فرمائی تھی۔

سوال 2: حضرت امیرؓ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔

سوال 3: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

سوال 4: رسول پاک ﷺ نے حضرت علیؓ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول پاک ﷺ نے جناب امیر حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔"

سوال 5: حضرت اسماءؓ کون تھیں؟

جواب: حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔ جب نبی پاک ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے اور غار ثور میں قیام کیا تھا تو حضرت اسماءؓ حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو تین دن کھانا پہنچاتی تھیں۔

سوال 6: قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب: قریش نے اشتہار دیا کہ جو شخص محمد ﷺ کو یا ابوبکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔

سوال 7: سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب: سراقہ بن جعشم نے عین اس حالت میں آپ ﷺ کو دیکھ لیا جب آپ ﷺ روانہ ہو رہے تھے۔ وہ گھوڑا دوڑا کر قریب آیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، وہ گر پڑا، ترکش سے فال کا تیر نکالا کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں نہیں نکلا۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے دوبارہ فال نکالنے پر بھی جواب نہ میں آیا تو وہ ہمت ہار گیا۔

سوال 8: ہجرت کے دوران غار میں آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس خوراک پر گزارہ کیا؟

جواب: ہجرت کے دوران غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام عامر بن فہیرہ بکریاں چرا کر لاتا اور آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کا دودھ پی لیتے۔ تین دن تک صرف یہی غذا تھی، لیکن ابنِ ہشام نے لکھا ہے کہ روزانہ شام کو حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔

سوال 9: سراقہ بن جعشم کو کس نے فرمانِ امن لکھ کر دیا؟

جواب: سراقہ بن جعشم کو فرمان امن، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام 'عامر بن فہیرہ' نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر دیا۔

سوال 10: جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیں۔

ہدف، جھنکاریں، رائیں، زنجیر، قبیلہ

جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
ہدف	اہداف	جھنکار	جھنکاریں
رائے	رائیں	زنجیر	زنجیریں
قبیلہ	قبائل	رمز	رموز

☆　☆　☆